سوال

میں اس حدیث کوتلاش کررہاہوں جس میں یہ قصہ روایت کیاگیا ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے مدینہ کی طرف ھجرت فرمائی توغار میں چھپے اورفرشتے غار کے دھانے پرلپیٹے پرپھیلائے ہوئے تھے تاکہ جوکفارانہیں تلاش کرتے پھررہے تھے وہ انہیں دیکھ نہ سکیں ۔ اکثرلوگ یہ جانتے ہیں کہ غارکے منہ پرمکڑی نے جالا بن دیا تھالیکن میں نے اس حدیث کوضعیف یاملمع کیا ہوا پایا ہے ، اوروہ روایت جس میں فرشتوں نے غارکے منہ پرلپیٹے پرپھیلادیے تھے صحیح ہے ۔ کیا یہ ممکن ہے کہ آپ اس حدیث کے راوی اورحدیث یاتاریخ کی کتاب بتادیں جس میں مجھے یہ حدیث مل جائے ؟ ۔

جواب

الحمد للہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اورابوبکررضی اللہ تعالی عنہ کا غارمیں رات گزارنے کا ذکرقرآن مجیداورسنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں موجود ہے جسے ذیل میں آپ کےلیے ذکرکیا جاتا ہے :

اول : کتاب اللہ :

کتاب اللہ میں اس قصہ کوبیان کرتے ہوئے اللہ تعالی نے فرمایا ہے :

اگرتم ان (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کی مدد نہ کروتواللہ نے ہی ان کی مدد کی اس وقت جبکہ انہیں کافروں نے نکال دیا تھا ، دومیں سے دوسراجبکہ وہ دونوں غارمیں تھے جب یہ اپنے ساتھی سے کہہ رہے تھے کہ غم نہ کرواللہ تعالی ہمارے ساتھ ہے ، تواللہ تعالی نے اپنی طرف سے اس پرتسکین نازل فرماکران لشکروں سے ان کی مدد کی جنہیں تم نے دیکھا ہی نہیں ، اس نے کافروں کی بات نیچی کردی اوراللہ تعالی کا کلمہ ہی بلندوبالا ہے ، اللہ تعالی غالب اورحکمت والا ہے التوبۃ (40) ۔

تویہ آیت اس پرواضح نص ہے کہ مشرکوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کی پلاننگ کی اورنبی صلی اللہ علیہ وسلم اورابوبکررضی اللہ تعالی عنہ نے غارمیں رات بسرکی تھی ۔

دوم : حدیث نبوی

غارمیں رات بسرکرنے کا جوقصہ صحیح احادیث میں وارد ہے وہ کچھ اس طرح ہے :

1 – نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں ۔ ۔ ۔ پھررسول صلی اللہ علیہ وسلم اورابوبکررضی اللہ تعالی عنہ جبل ثورپرایک غارمیں چلے گئے اوراس میں تین راتیں بسرکیں ان کے پاس عبداللہ بن ابوبکررات بسرکرتے تھے جوکہ ایک ذھین تیزاورسمجھ دار نوجوان تھا ، وہ سحری کے وقت وہاں سے نکل آتا توصبح قریش کے ساتھ مکہ میں ہوتا گویاکہ اس نے رات مکہ میں ہی بسرکی ہو ، توقریش جوبھی ان کے خلاف پلان تیارکرتے یہ سن کراسے یادکرلیتے اوررات کے وقت غارمیں جاکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کواس کی خبر دے دیتا ۔ ۔ الحدیث ۔

اس حدیث طویل حدیث کوامام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے روایت کرنے سے قبل باب یہ باندھا ہے کہ : نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوران کے صحابہ کی مدینہ کی طرف ھجرت ۔ دیکھیں حدیث نمبر (3905) ۔

2-ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے غار میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اگر کسی نے اپنے قدموں کے نیچے دیکھ لیا تو وہ ہمیں دیکھ لے گا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے : اے ابو بکر (رضی اللہ تعالی عنہ) تیرا ان دنوں کے متعلق کیا خیال ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ تعالی ہے ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (3653) ۔

مکڑی کے جالے والا قصہ امام احمد رحمہ اللہ تعالی نے روایت کیا ہے :

ابن عباس رضی اللہ تعالی اللہ تعالی کے اس فرمان (اور جب آپ کے بارہ میں کافر لوگ یہ پلاننگ کر رہے تھے آپ کو قید کر دیں) کے بارہ میں کہتے ہیں کہ : ایک رات قریش نے مکہ میں مشورہ کے لیے اکٹھے ہوئے تو کچھ نے یہ کہا کہ جب صبح ہو تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو زنجیروں سے باندھ دو ، اور کچھ کہنے لگے بلکہ اسے قتل کر دو ، اور کچھ نے یہ کہا کہ اسے یہاں سے نکال دو ۔

تو اللہ تعالی نے اس کی اطلاع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دی تو علی رضی اللہ تعالی عنہ نے وہ رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر بسر کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکل کر غار میں چلے گئے ، اور مشرک رات بھر علی رضی اللہ تعالی عنہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ کر پہرہ دیتے رہے ، جب صبح ہوئی تو ان کی طرف بڑھے تو جب علی رضی اللہ تعالی عنہ کو دیکھا تو اللہ تعالی نے ان کی پلاننگ ختم کر کے رکھ دی ۔

تو وہ علی رضی اللہ تعالی عنہ سے پوچھنے لگے کہ نبی صلی علیہ وسلم کہاں ہیں ؟ انہوں نے جواب دیا کہ مجھے تو پتہ نہیں ، تو وہ ان کا کھوج لگاتے ہوئے پہاڑ تک جا پہنچے تو ان پر نشانات خلط ملط ہو گئے تو وہ پہاڑ پر چڑھ گئے اور غار کے پاس سے گزرے تو اس کے دروازے پر دیکھا کہ مکڑی نے جالا بنا ہوا ہے تو کہنے لگے کہ اگر اس میں جاتا تو یہ دھانے پر یہ جالا نہ ہوتا ، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس میں تین راتیں رہے ۔ مسند احمد حدیث نمبر (3241) ۔

اس حدیث کی تصحیح میں علماء کرام کا اختلاف ہے ، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی نے فتح الباری میں اور ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی نے البدایۃ والنھایۃ (222/3) اس کی سند کو حسن کہا ہے ۔

اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے سلسلۃ الضعیفۃ میں اسے ضعیف اور شیخ احمد شاکر رحمہ اللہ تعالی نے مسند احمد کی تحقیق (3251) میں یہ کہا ہے کہ اس کی سند میں نظر ہے ۔ اھ اور مسند احمد کے محققین نے (3551) اس کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے ۔ اھ واللہ اعلم ۔

اور دو کبوتروں کا قصہ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے البدایۃ والنھایۃ (223/3) میں ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ اسے ابن عساکر نے روایت کیا ہے ، پھر حافظ ابن کثیر کہتے ہیں کہ ، اس طریق سے یہ حدیث نہایت غریب ہے اور اسے بھی مسند احمد کے محققین نے ضعیف قرار دیا ہے جس کا ذکر اوپر بیان کیا جا چکا ہے ۔

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی سلسلۃ احادیث الضعیفۃ (339/3) میں کہتے ہیں کہ : آپ کو علم ہونا چاہیے کہ غار کے منہ پر مکڑی کا جالا اور کبوتروں والی حدیث صحیح نہیں جو کہ اکثر کتب اور ھجرت کے موضوع پر تقاریر میں بیان کی جاتی ہے ، تو آپ کو اس کے بارہ میں علم ہونا چاہیے ۔ اھ

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کو فرشتوں کا اپنے پروں سے چھپانے کے متعلق طبرانی نے معجم الکبیر (24/106-108) میں اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہما سے ایک لمبی حدیث بیان کی ہے جس میں ہے کہ :

تو ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ نے اس آدمی کے بارہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا جو غار کے منہ کی طرف دیکھ رہا تھا کہ وہ ہمیں دیکھ رہا ہے ، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ہر گز نہیں بلاشبہ فرشتوں نے ہمیں اپنے پروں سے چھپا رکھا ہے ۔ ۔ ۔ الحدیث ۔

تو اس حدیث کی سند میں یعقوب بن حمید بن کاسب المدنی ہے ، جس کے بارہ میں اہل علم کا اختلاف ہے ۔ دیکھیں تھذیب الکمال للمزی (32/318-323) ۔

اوراسے ابن معین ، ابوحاتم ، اورامام نسائی رحمہم اللہ تعالی نے ضعیف اورابوزرعہ رازی نے واھی قرار دیا ہے ، اورابوداود سجستانی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ ہم نے اس کی مسند میں ایسی احادیث دیکھیں جن کا ہم نے انکار کیا توہم نے اس سے اصولی طورپر مطالبہ کیا توہم نے دفاع کیا پھر اس نے دوبارہ بیان کردیا توہم نے اصول میں احادیث کوتازہ خط سے بدلا ہوا پایا جوکہ مرسل تھیں اس نے انہیں مسند کردیا اوراس میں زیادتی بھی کی ۔

اورابن عدی کا قول ہے کہ اس اوراس کی روایت میں کوئی حرج نہیں ، لاباس بہ ، اوروہ کثیرالحدیث ہے ، اورکثیر الغرائب بھی ہے ۔

امام ذھبی رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے کہ :

یہ علماء حدیث میں سے تھا لیکن اس کی منکر اورغریب احادیث ہیں ۔

اورابن حبان رحمہ اللہ تعالی نے اسے ثقہ کہا اورحافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی نے صدوق لہ اوھام ، یہ صدوق اوراس کے واھمے ہیں ۔

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی اس کی احادیث کوحسن قرارویتے ہیں لیکن اس حدیث کوحسن کہنے میں توقف اختیار کیا ہے ۔ دیکھیں ضعیفۃ (263/3)

تواس یعقوب کے بارہ میں مقرر یہ ہوا کہ اس کی احادیث حسن ہوتی ہیں اگر توسند میں کوئی اورعلت نہ ہوتووہ حدیث حسن ہے ۔

پھران کا قول ہے کہ :

طبرانی کا شیخ اوراستاد احمد بن عمرو الخلال المکی کا ترجمہ توجھے نہیں مل سکا ، اور معجم الاوسط میں تقریبا سولہ احادیث بیان کی گئی ہیں جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ان کے مشھور شیوخ میں سے ہے تواگر معروف ہویا متابعت بیان کی جائے توحدیث حسن ہے ۔ اھ

واللہ تعالی اعلم .